WWW.USMANWEB.COM

پاکستان کی نظریاتی اساس

نوٹ ۔ اہم تفصیلی سوالات اور جوابات۔

سوال ۱: نظریہ کے معنی اور مفہوم کو بیان کیجئے۔ نظریہ کی عملی زندگی میں اہمیت تحریر کیجئے۔ اسلامی نظریہ سے کیا مراد ہے؟ اسلامی نظریہ کے منطع و ماخذ بیان کیجئے۔کسی قوم کے لئے نظریہ کیوں اہم ہوتا ہے؟ وضاحت کیجئے؟

جواب: نظریہ :

عقائد' اقدار، رسوم و رواج، مقاصد اور عمل کا ایسا مجموعہ جو کسی معاشرے میں شامل افراد کے لئے یکساں ہو اور تمام افراد میں اس کی جھلک دکھائی دیتی ہو نظریہ (Ideology) کہلاتا ہے ۔ یہ زندگی اور تصورات کی منظم اور باقاعدہ شکل ہوتی ہے۔ انگریزی زبان میں نظریہ کے لئے آئیڈیا لوجی کا لفظ استعمال ہوتا ہے جو بنیادی طور پر دو لفظوں آئیڈیا (Idea)اور لوگوس (Logous)سے مل کر بنا ہے۔ آئیڈیا کا مطلب تصورات اور لوگوس کا مطلب مطالعہ ہے۔کوئی بھی نظریہ اعلیٰ اور موثر ذہنوں کی اختراع کے ذریعے بھی پیدا ہوتا ہے اور الہامی رہنمائی کے ذریعے بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

وضاحت :

نظریہ کے لفظ کو وسیع معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے کیوں کہ تمام انسانوں کے سوچنے کے انداز مختلف ہوتے ہیں اور جب لوگوں نے اپنی مشترکہ سوچ اور مشترکہ مفادات کی بنیاد پر مل جل کر رہنا شروع کیا تو معاشرہ وجود میں آگیا لوگوں کے اس طرز عمل کی وجہ سے انسانی زندگی کا ایک ایسا نظام وجود میں آیا جس کے لازمی اجزاءمیں اعتقاد، نظریات اور انسانی زندگی کے مقاصد شامل تھے اس طرح دنیا کئی معاشروں میں تقسیم ہوگئی اور ہر معاشرہ کی تنظیم کی بنیاد اس کے کے نظریہ پر رکھی گئی اس لحاظ سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ نظریہ کسی بھی معاشرے کی ایسی تسلیم شدہ شکل ہے کہ جس میں معاشرے کے تمام افراد کے اعتقاد، رسوم و رواج اور مذہبی رسومات مشترکہ ہوتی ہیں۔

نظریہ کی عملی زندگی میں اہمیت :

نظریہ کی عملی زندگی میں بہت اہمیت ہوتی ہے کیوں کہ کسی معاشرے کے تمام افراد کو ایک ہی طرح سے سوچنے اور ایک ہی طرح سے عمل کرنے کی طرف مائل کرتا ہے جس کی وجہ سے معاشرے کے تمام افراد میں اتحاد قائم ہو جاتا ہے اور اس معاشرے کی ایک نمایاں ثقافت کو فروغ حاصل ہوتا ہے جس کی وجہ سے معاشرے کی اپنی خصوصیات پیدا ہو جاتی

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

ہے جس کی وجہ سے دنیا میں اس معاشرے کی اپنی علیحدہ شناخت قائم ہو جاتی ہے۔ نظریہ کی عملی زندگی میں اہمیت کو اس طرح واضح کیا جاسکتا ہے۔

(۱) نظریہ کسی معاشرے سے تعلق رکھنے والے تمام افراد کے افکار اور خیالات کی عکاسی کرتا ہے اور اس نظریہ کے اصولوں کی بنیاد پر تمام افراد کے رہن سہن ،سوچ ، طرز فکراور معاشرتی میل جول کے تمام اصولوں کو متعین کیا جاتاہے۔

(۲) نظریہ کی سب سے بڑی اہمیت یہ ہے کہ لوگوں کو مشترکہ سوچ اور مشترکہ عمل کی بنیاد پر ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیتا ہے اور اس طرح نظریہ کی وجہ سے قومی اتحاد کے قیام میں مدد حاصل ہوتی ہے۔

(۳) نظریہ کی وجہ سے تمام افراد ایک خاص طریقے سے عمل کرنے کی طرف راغب ہوتے ہیں اس طرح مجموعی طور پر ایک ایسی قوت متحرکہ پیدا ہو جاتی ہے جس کے زیر اثر کسی معاشرے کے تمام افراد کسی خاص مقصد کے حصول کے لئے دل سے اپنا سب کچھ قربان کر دیتے ہیں۔

(۴) نظریہ زندگی گزارنے کے لئے ایک واضح اصول متعین کر دیتا ہے جن کی بنیاد پر ایک ایسی قوت متحرکہ لوگوں کے درمیان پیدا ہو جاتی ہے جس کے زیر اثر تمام لوگ خوداپنی مرضی سے جدو جہد میں شریک ہوتے ہیں اور معاشرے کی فلاح و بہبود کے لئے مل جل کر کوششیں کرتے ہیں۔

(۵) نظریہ لوگوں میں خود آگہی اور بصیرت پیدا کر دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ معاشرے کی بنیادی اصولوں اور مقاصد کو اچھی طرح جان جاتے ہیں اور اس طرح انہیں کسی بھی معاملہ میں درست فیصلے کرنے میں مدد ملتی ہے اور اسی بنیاد پر وہ رہنماؤں کے درست انتخاب کی طرف بھی مائل ہوتے ہیں۔

(۶) نظریہ کسی معاشرے میں افراد کوآزادی ثقافت اور رسم و رواج کو برقرار رکھنے میں مدد دیتا ہے۔

(۷) نظریہ کی مدد سے مذہبی تعلیمات اور معاشرتی اقدار کو واضح کر کے پیش کیا جاتا ہے جو تمام افراد کو معاشرے کی خصوصیات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔

(۸) نظریہ کی بنیاد پر کسی معاشرے سے تعلق رکھنے والے تمام افراد کی زندگیوں کو عملی طور پر با مقصد اور تہذیب یافتہ بنایا جاسکتا ہے۔

اسلامی نظریہ :

وہ نظریہ جو اسلام کی تعلیمات قرآن و سنت کی بیان کردہ تعلیمات اور اسلامی طرز زندگی اور ثقافت کی پوری طرح عکاسی کرتا ہے اسلامی نظریہ کہلاتا ہے ۔ اسلامی نظریہ اسلام کے سنہری اصولوں پر قائم ہے اور اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو زندگی میں امن اور سکون قائم کرنے میں مدد دیتا ہے اور انفرادی اور اجتماعی فلاح و بہبود کے لئے تمام بنیادی اصول بیان کرتا ہے۔

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

اسلامی نظریہ کی خصوصیات :

اسلامی نظریہ کی اہم خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) اسلامی نظریہ افراد کی زندگی کو اسلامی تعلیمات یعنی قرآن و سنت کی روشنی میں ڈھالنے میں مدد دیتا ہے۔

(۲) اسلامی نظریہ اسلامی ثقافت اور اسلامی طرز زندگی اور رسم و رواج کی مکمل عکاسی کرتا ہے۔

(۳) اسلامی نظریہ کسی معاشرے میں انفرادی زندگی اور اجتماعی زندگی کو با مقصد بنا کر ایک مستقل اکن کی تشکیل میں مدد دیتا ہے۔

(۴) اسلامی نظریہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق اسلامی معاشرے کی تشکیل میں مدد دیتا ہے۔

(۵) اسلامی نظریہ احترام انسانیت، برداشت، عدل و انصاف، اخوت اور باہمی تعاون جیسے بنیادی اصولوں کے قیام میں مدد دیتا ہے۔

اسلامی نظریہ کے منبع و ماخذ :

اسلامی نظریہ ایک ایسا نظریہ ہے کہ جس پر حقیقی معنوں میں عمل کیا جائے تو ایک مثالی معاشرہ تشکیل دیا جاسکتا ہے جس میں تمام افراد کے حقوق، فرائض اور ذمہ داریوں کو نہایت متوازن انداز سے متعین کیا جا سکتا ہے۔ اسلامی نظریہ کے منبع و ماخذ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) قرآن مجید (۲) سنت رسول (۳) رسوم و رواج

۱۔ قرآن مجید

اسلامی نظریہ کا اولین ماخذ قرآن مجید ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کی کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔ قرآن مجید میں معاشرتی اور معاشی قوانین کی مکمل تفصیل موجود ہے جس سے انفرادی اور اجتماعی طور پر زندگی کی راہوں کو متعین کرنے میں پوری رہنمائی حاصل ہوتی ہے۔

۲۔ سنت رسول ﷺ :

اسلامی نظریہ کا دوسرا اہم ماخذ رسول اکرم ﷺ کی سنت ہے۔ سنت میں رسول اکرم ﷺ کے تمام اقوال اور افعال شامل ہیں۔ جن کی مدد سے قرآنی تعلیمات کو عملی زندگی میں اختیار کرنے کے طریقہ کار کا پتہ چلتا ہے سنت ایک عربی اصطلاح ہے۔ جس کے لفظی معنی ایسا راستہ ہے جس کی پیروی کی جائے اور رسول اکرم ﷺ کا اختیار کردہ راستہ حقیقت میں اللہ کا بتایا ہوا راستہ ہے۔

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

۳۔ رسوم و رواج :

اسلامی نظریہ کا تیسرا اہم ماخذ رسم و رواج ہے یعنی زندگی گزارنے کا وہ طریقہ جس کے مطابق ایک ایسی متوازن زندگیاں اختیار کی جاتی ہے جس سے فرد کی ذاتی زندگی بھی مطمئن اور آسودہ ہوتی ہے اور اجتماعی زندگی میں بھی امن قائم رہتا ہے اسلام نے زندگی گزارنے اور ثقافت کے تمام اقدار متعین کر دیئے گئے ہیں۔ البتہ ایسے طور طریقے جو اسلامی تعلیمات کے منافی نہ ہوں انہیں جغرافیائی اور کسی مخصوص علاقے کی ثقافت کے لحاظ سے اختیار کیا جا سکتا ہے۔

سوال ۲: نظریہ کی تعریف کیجئے اور نظریہ کے اہم ارکان کو بیان کیجئے۔ کسی نظریہ میں کیا کیا چیز شامل ہے؟ بیان کیجئے۔

جواب: نظریہ:

عقائد اقدار، رسوم رواج، مقاصد اور عمل کا ایسا مجموعہ جو کسی معاشرے میں شامل تمام افراد کے لئے یکساں ہو اور تمام افراد میں اس کی جھلک دکھائی دیتی ہو نظریہ کہلاتا ہے۔ یہ زندگی اور تصورات کی ایک باقاعدہ اور منظم شکل ہوتی ہے۔ انگریزی زبان میں نظریہ کے لئے آئیڈیالوجی کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے جو بنیادی طور پر فرانسیسی لفظ ہے جو دو لفظوں آئیڈیا (Idea) اور لوگوس (Logous) سے مل کر بنا ہے۔ آئیڈیا کا مطلب تصورات اور لوگوس کا مطلب مطالعہ ہے۔ کوئی بھی نظریہ اعلیٰ اور موثر ذہنوں کی اختراع بھی ہو سکتا ہے اس کے علاوہ الہامی رہنمائی سے بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

نظریہ کے ارکان :

کسی بھی نظریہ کے کچھ مخصوص اجزاء ہوتے ہیں جنہیں مجموعی طور پر نظریہ کے ارکان کہا جاتا ہے یہ ارکان باہمی طور پر متحد ہو کر نظریہ کی تشکیل کرتے ہیں اور اس طرح نظریہ موثر ہو کر تمام افراد کو ایک خاص گروہ کی حیثیت سے منظم کر دیتا ہے جسے قوم (Nation) کہا جاتا ہے۔ کسی نظریہ کے اہم بنیادی ارکان مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) مشترکہ مذہب (۲) مشترکہ ثقافت

(۳) مشترکہ مقاصد (۴) پرخلوص وابستگی اور عہد و پیمان

۱۔ مشترکہ مذہب :

نظریہ کا سب سے بنیادی رکن مشترکہ مذہب ہوتا ہے کیوں کہ مذہب کے اثرات لوگوں کو ایک خاص انداز سے سوچنے کی طرف مائل کرتے ہیں اور مذہب کے حوالے سے تمام افراد کا طرز عمل اور معاشرتی برتاؤ یکسان ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے مشترکہ مذہب ایک خاص خیالات کا مجموعہ تشکیل دیتا ہے جو بعد میں ایک نظریہ کا روپ دھار لیتا ہے۔

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

۲۔ مشترکہ ثقافت :

نظریہ کا دوسرا اہم رکن مشترکہ ثقافت ہوتی ہے کسی ایک خاص خطہ یا جغرافیائی ماحول سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا طرز زندگی مخصوص ہوتا ہے اور مشترکہ مذہب کی بنیاد پر اس طرز زندگی کا طریقہ کار معاشرتی زندگی کو ایک خاص تہذیب میں ڈھال دیتا ہے جس کی وجہ سے خاص طرح کے رسم و رواج تشکیل پاتے ہیں جو نظریہ کے قیام کا موجب بن جاتے ہیں اور پھر وہ نظریہ کے ایک حصے پر برقرار رہتے ہیں۔

۳۔ مشترکہ مقاصد :

مشترکہ مقاصد بھی کسی نظریہ کے اہم ارکان میں شمار ہوتے ہیں کسی ایک جغرافیائی خطے میں رہنے والے اپنے مسائل کے حل کے لئے کچھ مشترکہ مقاصد تشکیل دیتے ہیں جن کی بنیاد پر ان کا طرز عمل ایک جیسا ہوتا ہے اور ان میں ایک مشترکہ نظریہ تشکیل پاتا ہے۔مثال کے طور پر جنوبی ایشیاء کے مسلمانوں کا مشترکہ مقصد تھا جس نے انہیں نظریہ پاکستان کے تحت باہمی طور پر متحد کر دیا تھا۔

۴۔ پرخلوص وابستگی اور عہد و پیمان :

نظریہ کے لئے پرخلوص وابستگی اور عہد و پیمان بھی ضروری ہے کیوں کہ نظریہ کی کامیابی صرف اس وقت ممکن ہو سکتی ہے جب تمام افراد اسے یکساں طور پر قبول کریں۔ اس طرح لوگوں کی نظریہ سے ایک وابستگی پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے نظریہ کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔مثال کے طور پر جنوبی ایشیاء کے مسلمانوں نے مسلم ریاست کے قیام کے مشترکہ مقصد کے لئے خود کو وقف کر دیا تھا اور اس لحاظ سے انہوں نے اپنے مقصد کے حصول کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا تھا۔

سوال۳ :جمہوریت کی تعریف کیجئے اور اسلام میں جمہوریت کے اصول بیان کیجئے؟

جواب: جمہوریت :

ایک ایسا طرز حکومت جس میں حکومت چلانے والے نمائندوں کا انتخاب عوام کے ذریعے کیا جاتا ہے اور عوام بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر حکومت کی تشکیل میں شریک ہوتے ہیں جمہوریت کہلاتا ہے۔

اسلام میں جمہوریت کے اصول:

اسلام کا پیش کردہ جمہوریت کا تصورباقی دنیا کے جمہوریت کے تصور سے بالکل علیحدہ ہے اس میں واضح طور پر حکومت چلانے کے لئے ایسے افراد کو منتخب کرنے پر زور دیا جاتا ہے جو اسلام کے قوانین کی مکمل طور پر پیروی کرتے ہیں

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

اور لوگوں کو قرآن اور سنت کی تعلیمات کے مطابق لیکر چلتے ہیں۔ اسلام میں جمہوریت کی بنیاد مندرجہ ذیل اصولوں پر رکھی گئی ہے۔

(۱) اقتدار اعلیٰ (۲) عدل وانصاف (۳) مساوات

(۴) اخوت (۵) رواداری

۱۔ اقتدار اعلیٰ :

اسلام میں جمہوریت میں اس اصول کو مد نظر رکھا جاتا ہے کہ اس پوری کائنات پر اقتدار اعلیٰ کا حق صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے عوام کے نمائندے صرف ان حدود کے اندر اپنے اختیارات اور طاقت کو استعمال کر سکتے ہیں جو اسلام نے متعین کر دی ہیں حکومت اور قانون ساز اسمبلی کو لا محدود اختیارات حاصل نہیں ہوتے لیکن عوام کو اس بات کی آزادی ہوتی ہے کہ وہ ریاست کو چلانے کے لئے اللہ سے ڈرنے والے صالح اور پرہیز گار افراد کو منتخب کریں۔

۲۔ عدل و انصاف :

اسلام میں جمہوریت کا دوسرا بنیادی اصول عدل و انصاف کا قیام ہے عدل کے لفظی معنی ہر صحیح چیز کو صحیح جگہ پر رکھنے کے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے تمام قوانین کی بنیاد بھی عدل پر رکھی گئی ہے۔انصاف کا مطلب ہر معاملہ میں جائز اور درست راستہ اختیار کرنا ہے اس طرح عدل و انصاف کی بدولت ہی کسی معاشرے میں کامیابی حاصل ہو سکتی ہے ۔ایسا معاشرہ جس میں عدل و انصاف کا پورا خیال رکھ جائے ہمیشہ ایک پر امن معاشرہ ہوتا ہے عدل و انصاف کی بدولت ہی کسی معاشرے میں انفرادی اور اجتماعی زندگی کو موثر بنایا جا سکتا ہے۔

۳۔ مساوات :

مساوات کا مطلب برابری ہوتا ہے۔ اسلام میں جمہوریت کا تیسرا اہم اصول مساوات ہے اسلام رنگ ، نسل، زبان ، عقیدہ، ثقافت اور امیری اور غریبی کی بنیاد پر ہر قسم کے امتیاز اور تفریق سے منع کرتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے ایک ایسا سماجی اور معاشی نظام قائم کیا تھا۔ جس میں امیر و غریب کے تمام فرق مٹا دیئے گئے تھے اس کے علاوہ ارتکاز دولت کو روکنے کیلئے زکوٰۃ کا نظام متعارف کرایا گیا۔ رسول اکرم ﷺ نے اپنے آخری خطبہ میں واضح فرما دیا تھا کہ تمام انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں کسی عربی کو عجمی پر عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے اور نہ کسی کالے کو گورے پر کسی بھی طرح کی فضیلت حاصل ہے۔ اسلام میں برتری اور فوقیت کی بنیاد تقویٰ اور پرہیز گاری پر رکھی گئی ہے قانون کی نظر میں تمام انسان برابر ہیں اس لئے اسلامی شریعت قانونی عدل و انصاف مہیا کرتی ہے۔

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

۴۔ اخوت :

اسلام میں جمہوریت کا چوتھا اہم ترین ستون اصول اخوت ہے ۔ اخوت کا مطلب بھائی چارہ ہے ۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں بھائی بھائی ہونے کے ناطے تمام مسلمان ایک برادری بن جاتے ہیں اس طرح مسلمان ایک دوسرے کے غم میں برابر کے شریک ہوتے ہیں۔ اخوت اور بھائی چارے کا احساس محبت، الفت، باہمی تعاون ، بے لوث خدمت اور قربانی کے جذبات کو ابھارتا ہے اور انہیں فروغ دیتا ہے۔ اس طرح معاشرے میں امن اور سکون کے قیام میں مدد ملتی ہے ۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور وہ کبھی اپنے مسلمان بھائی کو تکلیف نہیں پہنچاتا اس کے علاوہ رسول اکرم ﷺ نے یہ مشورہ بھی دیا کہ مسلمان آپس میں تحائف کا تبادلہ کیا کریں کیوں کہ اس سے محبت اور الفت میں اضافہ ہوتا ہے غرض یہ کہ اخوت معاشرے کو منظم کرنے میں مدد دیتی ہے۔اور اخوت کی وجہ سے معاشرے میں باہمی تعاون کو بہت فروغ حاصل ہوتا ہے۔

۵۔ رواداری :

رواداری اسلامی جمہوریت کا پانچواں اہم اصول ہے رواداری کا مطلب قوت برداشت اور تنقید کو خوش دلی سے قبول کرنا ہے رواداری نہ صرف حکمرانوں کو حکومتی معاملات چلانے میں مدد دیتی ہے بلکہ عام لوگوں کو بھی انفرادی زندگی کو کامیاب بنانے میں مدد دیتی ہے۔ رواداری سے ہر شخص میں یہ صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ دوسروں کی غلطیوں کو نظرانداز کر دیتا ہے اس طرح ایک دوسرے سے جھگڑے کے امکانات ختم ہو جاتے ہیں اور معاشرے میں امن سکون قائم رہتا ہے جس کی وجہ سے انسانوں کے باہمی تعلقات مستحکم ہو جاتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے اپنے قول و فعل سے رواداری کا درس دیا ہے اسلامی معاشرے میں غیر مسلموں کے حقوق کا بھی پورا احترام کیا جاتا ہے اور انہیں مکمل تحفظ فراہم کیا جاتا ہے۔رواداری کے ذریعے اسلامی معاشرے میں ایک بہترین نظام کے قیام میں مدد ملتی ہے۔

سوال۴ : نظریہ کی تعریف کیجئے۔ نظریہ میں قوم کے کردار کی وضاحت کیجئے۔ نظریہ میں قومی کردار کا کیا مقام ہوتا ہے؟ بیان کیجئے۔

جواب : نظریہ :

عقائد ، رسم و رواج، مقاصد اور عمل کا ایسا مجموعہ جو کسی معاشرے میں شامل تمام افراد کے لئے یکساں ہو اور تمام افراد میں اس کی جھلک دکھائی دیتی ہو نظریہ کہلاتا ہے۔ یہ زندگی اور تصورات کی ایک باقاعدہ شکل ہوتی ہے۔ جو منظم طریقے سے دکھائی دیتی ہے ۔ انگریزی زبان میں نظریہ کے لئے لفظ آئیڈیالوجی استعمال کیا جاتا ہے جو بنیادی طور پر فرانسیسی لفظ ہے اور دو الفاظ آئیڈیا (Idea)اور لوگوز (Logous)سے مل کر بنا ہے جس میں آئیڈیا کا مطلب تصورات اور لوگوس کا مطلب مطالعہ ہے۔ کوئی بھی نظریہ اعلیٰ اور موثر ذہنوں کی اختراع بھی ہو سکتا ہے اس کے علاوہ الہامی رہنمائی سے بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

نظریہ اور قومی کردار :

کسی فرد کی عادت و اطوار اور طرز زندگی کے مجموعے کو عام طور پر کردار سمجھا جاتا ہے اور اس شخص کا نظریہ اس کے کردار پر اثر انداز ہوتا ہے اس طرح نظریہ اگر تمام افراد میں فکری ہم آہنگی پیدا کر دے تو اس سے پوری قوم کی عادات و اطوار رہن سہن اور طرز زندگی میں یکسانیت پیدا ہو جاتی ہے جسے مجموعی طور پر قومی کردار کہا جاتا ہے نظریہ کی کامیابی اور استحکام کے لئے قومی کردار کی بہت اہمیت ہوتی ہے۔ نظریے کی روشنی میں قومی کردار درج ذیل اخلاقی اقدار سے تشکیل پاتا ہے۔

۱۔ پختہ یقین :

قومی کردار کی تشکیل کے لئے ضروری ہے کہ نظریہ پر پختہ یقین قائم ہو کیوں کہ جب تک کوئی شخص نظریہ پر پختہ یقین نہیں رکھتا اس کا کردار قومی جذبہ سے عاری رہتا ہے اور اس کے اعمال قومی مفاد کے مطابق نہیں ہوتے اس لئے قومی کردار کو متعین کرنے کے لئے نظریہ پر پختہ یقین پیدا کرنا چاہئے تاکہ اس کے مطابق عمل کی راہ کا انتخاب ممکن ہو سکے۔ نظریہ پاکستان پر جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کے پختہ یقین نے انہیں پاکستان کے حصول میں مدد دی۔

۲۔ سپردگی :

نظریہ کیلئے پوری قوم کی سپردگی بھی بہت ضروری ہے یعنی پوری قوم کو کسی مقصد کے حصول کیلئے گہرے جذبے اور فرض شناسی کے احساس کے ساتھ اپنے آپ کو نظریہ کے ساتھ وابستہ کر دینا چاہئے اس طرح پوری قوم کی سوچ اور طرز عمل میں یکسانیت پیدا ہو جاتی ہے جس کے ذریعے پوری قوم اخلاق اور تہذیب سے متعلق احساسات پروان چڑھتے ہیں اور نظریہ مستحکم ہو کر پوری قوم میں اتحاد پیدا کر دیتا ہے۔

۳۔ ایمانداری اور دیانت داری :

ایمانداری اور دیانت داری ایسی صفات ہیں جن کا تمام معاشروں میں اعتراف کیا جاتا ہے یہ صفات انسان کو باعمل بناتی ہیں اور باعمل انسان ہی کسی نظریہ کو عملی طور پر وسعت دے سکتے ہیں اس لئے لوگوں کو نیک زندگی گزارنا چاہئے اور اپنے قول و فعل سے ایمانداری اور دیانت داری کا اظہار کرنا چاہئے۔ تجارت اور زندگی کے تمام معاملات میں افراد کو ایمانداری اور دیانت داری کا مظاہرہ کرنا چاہئے اسلام نے بھی زندگی میں ایمانداری اور دیانت داری کے قیام پر بہت زور دیا ہے قیام پاکستان کے وقت ابتدائی سالوں میں زندگی کے تمام شعبوں میں عوام کی ایمانداری اور دیانت داری نے پاکستان کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا اور اسی ایمانداری اور دیانت داری کی بدولت پاکستان نے اپنے ابتدائی دور کی مشکلات پر قابو پایا۔

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

۴۔ حب الوطنی :

کسی بھی شخص کا اپنے وطن کے ساتھ خلوص اور محبت کا جذبہ اور وطن کے لئے قربانی کا اندورنی احساس حب الوطنی کا جذبہ نظریہ کو استحکام دیتا ہے اور قومی کردار کو واضح کرتا ہے کیوں کہ کسی آزمائش کے وقت یا آزادی کے خطرہ کے وقت قوم کا یہ جذبہ کام آتا ہے اور لوگ اس جذبہ کے تحت اپنے قومی کردار کا اظہار کرتے ہیں مثلاًبھارت کے خلاف 1926ء کی جنگ میں پاکستانیوں نے حب الوطنی کے جذبہ کا زبردست اظہار کیا تھا جو دراصل ان کے قومی کردار کا مظہر تھا۔

۵۔ محنت اور مشقت :

محنت اور مشقت کا جذبہ قومی کردار کی علامت ہوتا ہے اور یہ قوموں کی پہچان بھی بن جاتا ہے۔ کیوں کہ قوموں کی ترقی کا راز محنت اور مشقت میں پوشیدہ ہوتا ہے۔ محنت اور مشقت کے لئے فرض شناسی کا احساس کی ضرورت ہوتی ہے ترقی یافتہ اقوام کی ترقی کے پیچھے ان کا فرض شناسی کا احساس اور محنت و مشقت شامل ہے محنت اور مشقت کے ذریعے ہی ملکی وسائل کو صحیح طرح استعمال میں لاکر ملک کو ترقی اور خوشحالی کی جانب لے جایا جاسکتا ہے۔

۶۔ قومی مفاد :

کسی بھی قوم کے مشترکہ مقاصد جن کے تحت قوم اور ملک کی ترقی کی جانب لے جایا جاسکے قومی مفاد کہلاتے ہیں کسی بھی شخص کے ذاتی کردار میں قومی مفاد کی برتری اور فوقیت کی عکاسی ہونا ضروری ہے قومی مفاد کو زندگی کے ہر معاملے میں ترجیح دینے سے نظریہ کو استحکام حاصل ہوتا ہے اور اسی وجہ سے ہر شخص کی ذاتی صفات ایمانداری ، دیانت داری اور سپردگی وغیرہ پروان چڑھتی ہیں صرف وہی قومیں زندہ اور پائندہ رہتی ہیں جن کے افراد اپنے قومی مفادات پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرتے۔

سوال۵: نظریہ پاکستان سے کیا مراد ہے؟ ہماری قومی زندگی میں نظریہ پاکستان کی کیا اہمیت ہے؟ قائد اعظم کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کا جائزہ لیجئے۔ کیا نظریہ پاکستان کے بارے میں علامہ اقبال کو کوئی بیان تھا؟ نظریہ پاکستان کو علامہ اقبال کے بیان کی روشنی میں واضح کیجئے۔

جواب: نظریہ پاکستان :

وہ عقیدہ اور نصب العین جو پاکستان کے قیام کی تحریک کا باعث بنا نظریہ پاکستان کہلاتا ہے۔ نظریہ پاکستان کے لئے مسلمانوں کا عقیدہ مذہب اسلام تھا اور نصب العین کا تعلق دو قومی نظریہ کے مطابق جنوبی ایشیاءمیں ایک اسلامی ریاست کی تشکیل تھا۔

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

(۱) نظریہ پاکستان کا مقصد اسلام کے اصولوں کی بلا روک ٹوک ترویج تھا تاکہ بر صغیر کے مسلمانوں کو اسلام کے مطابق زندگی گزارنے کے تمام مواقع میسر آسکیں۔

(۲) نظریہ پاکستان کا مقصد مسلمانوں کے لئے ایک لازمی اور فلاحی مملکت تشکیل دینا تھا۔

(۳) نظریہ پاکستان کی رو سے جنوبی ایشیاء میں اسلام کے عملی نفاذ کے لئے ایک ایسی ریاست کی تشکیل تھی جس میں افراد کو عملی زندگی کے تمام تر بہترین اصولوں کے مطابق ایک پر امن معاشرہ مہیا کیا جا سکے۔

(۴) نظریہ پاکستان نظریہ اسلام اور اسلامی نظریہ حیات کا ایک روپ ہے۔

(۵) نظریہ پاکستان کی رو سے برصغیر کے مسلمانوں کو ایک ایسی ریاست کی تشکیل دینا تھی جس میں وہ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کو اسلام کے مطابق ڈھال سکیں۔

نظریہ پاکستان اور ارشادات قائد اعظم :

قائد اعظم محمد علی جناح ایک مکمل طور پر سیاسی بصیرت رکھنے والے رہنما تھے انہوں نے بہت جلد یہ محسوس کر لیا کہ ہندو اور مسلمان نظریاتی طور پر دو علیحدہ قومیں ہیں اور ان کا مشترکہ طور پر رہنا ممکن نہیں اس لئے انہوں نے مختلف مواقع پر مسلمانوں کے علیحدہ قومی تشخص کو اجاگر کرنے کی کوشش کی۔ قائد اعظم نے مختلف مواقع پر اپنی تقاریر میں نظریہ پاکستان کی کھل کر حمایت کی۔ قائد اعظم کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کی وضاحت کی جا سکتی ہے۔

۱۔ "ہندومت اور اسلام صرف دو مذاہب ہی نہیں بلکہ یہ دو معاشرتی نظام ہیں اور یہ سوچنا کہ ہندو اور مسلمان مل کر ایک قوم بن سکتے ہیں صرف ایک خواب ہو۔ میں کھل کر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ دونوں اقوام دو مختلف تہذیبوں سے وابستہ ہیں اور ان تہذیبوں کی بنیادیں ان فلسفوں پر رکھی گئی ہیں جو ایک دوسرے کی ضد ہی۔"(اجلاس مسلم لیگ 23مارچ 0491ئ)

۲۔ "ہندوستان کبھی بھی ایک ملک یا قوم کا نہیں رہا برصغیر کا معاملہ بین الاقوامی ہے۔ تہذیب ، ثقافت، معیشت اور معاشرتی اقدار کے اختلاف نظریاتی نوعیت کے ہیں یہ تاریخ میں کبھی واحد طاقت کے زیر نگین نہیں رہا حتیٰ کہ آج بھی جبکہ قانونی طور پر اور دستوری لحاظ سے برطانیہ اس پر حکومت کر رہا ہے اس کا ایک تہائی حصہ برطانوی مقبوضات ہیں شامل نہیں اب برطانیہ کو ہندوستان کا آزاد کرنا ہوگا کیوں کہ ہم خود اپنی حکومت قائم کریں گے۔ (اجلاس مسلم لیگ 9نومبر 1942ئ)

۳۔ "پاکستان اسی دن وجود میں آگیا تھا جب ہندوستان میں پہلا ہندو مسلمان ہوا تھا یہ اس زمانے کی بات ہے جب مسلمانوں کی حکومت بھی قائم نہیں ہوئی تھی۔ مسلمانوں کی قومیت کا بنیاد کلمہ توحید ہے وطن نہیں اور نہ ہی نسل ہندوستان کا پہلا فرد مسلمان ہوا تو وہ پہلی قوم کا فرد نہ رہا وہ ایک جداگانہ قوم کا فرد ہوگیا اور ہندوستان مین ایک نئی قوم وجود میں آگئی۔"(مسلم یونیورسٹی علی گڑھ 8مارچ 1944ئ)

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

قائد اعظم کے ارشادات سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ قائد اعظم محمد علی جناح نے پاکستان کا ایک نظریاتی مملکت قرار دیا تھا اور ان کی سیاسی جدوجہد کا اصل مقصد بھی یہ تھا کہ برصغیر جنوبی ایشیاء کے مسلمان اس نظریہ سے اچھی طرح واقف ہو جائیں۔ تاکہ تمام مسلمانوں کی زندگی کا ایک خاصل مقصد کے حصول کے لئے وقف ہو سکے۔ اس طرح قائد اعظم محمد علی جناح نے اپنے ارشادات اور فرمودات سے نظریہ پاکستان کی خوب ترویج کی۔

نظریہ پاکستان اور ارشادات علامہ اقبال :

علامہ اقبال ایک عظیم مفکر شاعر اور فلسفی تھے انہوں نے اسلامی تہذیب کا پوری طرح مطالعہ کیا تھا اس لئے ان پر یہ بات پوری طرح واضح تھی کہ پاکستان کو ایک نظریہ کی تشکیل کے بعد ہی حاصل کیا جاسکتا ہے اور پاکستان کی تشکیل کے لئے یہ نظریہ اسلامی حیات کے ذریعے ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ علامہ اقبال کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کی وضاحت اس طرح کی جا سکتی ہے۔

۱۔ "میں خود بھی اس خیال سے پہلے متفق تھا کہ ہندوستان سے امتیاز ختم ہو جانا چاہئے لیکن اب میرا خیال ہے کہ قومی تشخص کو محفوظ رکھنا ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کے لئے مفید ہے۔ ہندوستان میں ایک متحدہ قومیت کا خیال اگرچہ نہایت خوبصورت اور شعریت سے معمور ہے لیکن موجودہ حالت میں نہ ناقابل عمل ہے۔(ادبی مرکز سے خطاب مارچ 1909ئ)

۲۔ "مسلمان کسی خاص ملک زبان یا آباءاجداد سے اپنی قومیت وابستہ نہیں کر سکتے بلکہ مسلمانوں کی قومیت کلمہ توحید پر قائم ہے مسلمانوں کی قومیت غیر مرئی ہے جسے نہ تو دیکھا جا سکتا ہے اور نہ ہی چھوا جاسکتا ہے جبکہ دوسری قوموں کا اصول قومیت مکمل طور پر مادی ہے۔" (مسلم یونیورسٹی علی گڑھ 1922ئ)

۳۔ "مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ پنجاب شمال مغربی سرحدی صوبہ سندھ اور بلوچستان ضم ہو کر ایک ریاست بنائیں گے اس مضبوط اور مربوط شمال مغربی مسلم ریاست کا قیام کم از کم شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کی آخری منزل ہے۔"(خطبہ الٰہ آباد دسمبر 1930ئ)

علامہ اقبال کے ارشادات سے بھی یہ مکمل طور پر واضح ہو جاتا ہے کہ علامہ اقبال نے برصغیر کے مسلمانوں کو ایک علیحدہ ریاست کے قیام کے لئے ایک نظریہ کیا تشکیل پر زور دیا اور یہ نظریہ اسلامی نظریہ حیات کے مطابق قومیت کی تشکیل کا نظریہ تھا اس طرح علامہ اقبال کی کوششوں سے بھی مسلمانوں کا نظریہ پاکستان کو مستحکم بنانے میں مدد ملی۔

نظریہ پاکستان کی قومی زندگی میں اہمیت :

نظریہ پاکستان کو ہماری قومی زندگی میں بہت اہمیت حاصل ہے کیونکہ پاکستان کا حصول اسی نظریہ کی بنیاد پر ہوا اس نظریہ نے برصغیر کے مسلمانوں کو ایک قوم کی شکل میں متحد کر دیا اور انہیں دنیا میں ایک ایسی قوم کے طور ر متعارف کرایا جس کے عظیم تصورات اور مقاصد تھے۔ نظریہ پاکستان کی قومی زندگی میں اہمیت کو اس طرح واضح کیا جا سکتا ہے۔

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

۱۔ نظریہ پاکستان برصغیر کے مسلمانوں کا ایک نمایاں قوم کی شکل میں متحد کرتا ہے اور انہیں دنیا میں ایک عظیم قوم کی حیثیت سے متعارف کراتا ہے۔

۲۔ نظریہ پاکستان اسلامی نظریہ حیات کی مکمل تشریح کرتا ہے اور اس کی جھلک پاکستان کی قوم کی عملی زندگی میں نمایاں ہوتی ہے۔

۳۔ نظریہ پاکستان مسلمانوں کے قومی تشخص کو اجاگر کرتا ہے اور ان کے خاص انداز فکر کی تشریح کرتا ہے جس سے دنیا بھی میں امن کے قیام اور ایک اہم آہنگ معاشرے کی تشکیل کے اصولوں کا پتہ چلتا ہے۔

۴۔ نظریہ پاکستان ایک پر امن معاشرے کی تشکیل اور قومی ترقی کے تمام اصولوں کی مکمل ترجمانی کرتا ہے۔

۵۔ نظریہ پاکستان ایک اسلامی فلاحی مملکت کو مکمل اور جامع تصور پیش کرتا ہے اور ایک عظیم قوم کے بین الاقوامی انداز فکر کی مکمل طور پر عکاسی کرتا ہے۔

سوال۶: معاشرہ سے کیا مراد ہے؟ اسلامی معاشرہ کی اہم خصوصیات تحریر کیجئے۔

جواب: معاشرہ :

معاشرہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لفظی معنی مل جل کر رہنے کے ہیں۔ اصطلاحی طور پر افراد کا ایسا گروہ جس میں کسی مشترکہ مفاد کی وجہ سے باہمی طور پر اتحاد قائم ہو جائے معاشرہ کہلاتا ہے ۔ معاشرہ بنیادی طور پر افراد کی تنظیم ہے جو باہمی میل جول مشترکہ خیالات اور طرز عمل کی بنیاد پر قائم ہوتی ہے۔

اسلامی معاشرہ :

مسلمانوں کا ایسا معاشرہ جس کی بنیاد قرآن اور اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں پر قائم ہو اسلامی معاشرہ کہلاتا ہے اسلامی معاشرے میں شامل افراد اللہ تعالیٰ کی حاکمیت پر پورا یقین رکھتے ہیں۔ وہ نبی کریم ﷺ کو آخری نبی کی حیثیت سے تسلیم کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اللہ کی طرف سے بھیجے گئے تمام انبیاء کرام پر ایمان رکھتے ہیں ان کا آخرت پر پورا ایمان ہوتا ہے اور وہ اپنی زندگیاں قرآنی تعلیمات اور اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں کے تحت گزارتے ہیں۔ غرض اسلامی معاشرہ کا ہر فرد باعمل اور دین کے اصولوں پر سختی سے عمل کرنے کی طرف راغب ہوتا ہے اور الہامی نظریہ کی پیروی کرتا ہے۔

یہ راز کسی کو بھی معلوم نہیں مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآن
(علامہ اقبال)

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

اسلامی معاشرہ کی خصوصیات :

جدید اسلامی معاشرہ صرف مسلمانوں پر ہی مشتمل نہیں ہے بلکہ اس میں دوسری قوموں کے افراد بھی شامل ہیں انہی تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے سلامی معاشرے کی اہم خصوصیات کی درجہ بندی کی جاسکتی ہے لیکن یہ بات اپنی جگہ حقیقت ہے کہ اسلامی معاشرے کی خصوصیات ایک مثالی معاشرے کی خصوصیات ہیں جن میں نظریاتی ہم آہنگی کے ساتھ ساتھ فکری اساس بھی نمایاں ہے اسلامی معاشرے کی نمایاں خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ حکومت کا حق :

اسلامی معاشرے میں ویسے تو ہر شخص کی تقدیر کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کے پاس ہے مگر نظام حکومت کے لئے معاشرے کے ایسے افراد کا انتخاب کیا جاتا ہے جو مسلمان ہوں اللہ اور رسول اللہ ﷺ اور آخرت پر یقین رکھتے ہوں اور حکومت کو اسلامی طرز پر چلانے کی صلاحیت رکھتے ہوں اور ان کا انتخاب اہل علم حضرات کی اکثریت کے ذریعے کیا جائے اس کے علاوہ دوسری قومیتوں کے افراد کو بھی حکومت میں شامل کیا جاتا ہے لیکن اسلامی حکومت کے سربراہ کے لئے مسلمان ہونا ضروری ہے۔

۲۔ عقیدہ :

اسلامی معاشرہ کا بنیادی عقیدہ اسلام ہے اور معاشرے کے افراد کی اکثریت اسلام سے تعلق رکھنے والے افراد پر مشتمل ہوتی ہے تاہم اسلامی معاشرے میں دوسرے عقیدوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو بھی پورا پورا تحفظ کیا جاتا ہے بشرطیکہ وہ نظام حکومت میں کوئی گڑبڑ پیدا کرنے کی کوشش نہ کریں۔

۳۔ رسم و رواج :

اسلامی معاشرے میں ان رسم و رواج کو اپنایا جاتا ہے جو قرآن و سنت کے مطابق ہوں اسلامی معاشرے کے افراد بنیادی طور پر انہی رسم و رواج کو اپناتے ہیں البتہ ان قوموں کے رسم و رواج کو بھی فروغ دیا جاتا ہے جو اخلاقی حدود کے دائرے میں ہوں۔

۴۔ مساوات :

اسلامی معاشرے میں افراد میں برابری کا تصور قائم رکھا جاتا ہے۔ رنگ اور نسل کی بنیاد پر کسی کو برتری حاصل نہیں ہوتی صرف پرہیز گار اور اللہ پر بھروسہ رکھنے والے لوگ بلند مقام حاصل کرتے ہیں اسی حوالہ سے اسلامی معاشرے میں اقلیتوں کو بھی پورا تحفظ حاصل ہوتا ہے اور مردوں اور عورتوں کو بھی مساوی حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ مساوات کو دو درجوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(الف) قانونی مساوات (ب) معاشرتی مساوات

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

(الف)   قانونی مساوات :

اسلامی معاشرے میں ہر شخص کے لئے ایک جیسا قانون بنایا جاتا ہے اور قانوں کا احترام اسلامی معاشرے مین شامل تمام افراد پر ہوتا ہے خواہ وہ مسلمان ہوں یا ان کا تعلق کسی اور مذہب سے ہو اسلامی معاشرے میں ہر شخص کو معاشی، معاشرتی اور علمی ترقی کے ایک جیسے مواقع حاصل ہوتے ہیں اسلامی معاشرے کے قوانین افراد کی آزدی کا تحفظ کرتے ہیں۔

(ب)   معاشرتی مساوات :

اسلامی معاشرے میں شامل افراد کو ان کی سماجی اور اجتماعی زندگی میں آزادی اور برابری حاصل ہوتی ہے اس میں رنگ، نسل، اور ذہنی اختلافات کی بنیاد پر کسی بھی فرد کے بنیادی حقوق سلب نہیں کئے جاتے اور یوں اسلامی معاشرہ صحیح معنوں میں جمہوریت اور سیکولرازم کا آئینہ دار ہوتا ہے۔

۵۔ عدل وانصاف :

عدل و انصاف اسلامی معاشرے کی سب سے اہم اور ضروری خصوصیت ہے اسلامی معاشرے میں قانونی طور پر نہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبہ میں عدل و انصاف قائم کرنے کی ضرورت پر زور دیا جاتا ہے اور حکومت کا نظام تو بنیادی طور پر اسلامی معاشرے میں عدل و انصاف کی بنیاد پر چلایا جاتا ہے۔

۶۔ اخوت :

اسلامی معاشرے کی اہم خصوصیت اخوت ہے اس خصوصیت کی وجہ سے اسلامی معاشرے کے افراد آپس میں محبت ہمدردی اور ایثار کا مظاہرہ کرتے ہیں اور وہ مصیبت اور پریشانی میں ایک دوسرے کے کام آتے ہیں اور ایک دوسرے کو حوصلہ دیتے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ اس طرح اسلامی معاشرے کے تمام افراد میں باہمی تعاون پوری طرح دکھائی دیتا ہے۔

۷۔ بنیادی حقوق :

اسلامی معاشرے میں ہر شخص کو بنیادی حقوق کی ضمانت ہوتی ہے۔ ہر شخص کو اپنی جائز کمائی اور جائیداد کو استعمال کرنے کا پورا حق حاصل ہوتا ہے اس طرح ہر شخص کو ذاتی زندگی تعلیم کے حصول کاروبار جائز تحریر اور تنقید کے بنیادی حقوق بھی فراہم کئے جاتے ہیں۔

۸۔ ضرورت مندوں کی امداد :

اسلامی معاشرے میں شامل ایسے افراد جو پریشان حال ہوں اور کسی وجہ سے تکلیف میں مبتلا ہوں ان کی ضرورت کا خیال رکھنے کا بنیادی اصول پایا جاتا ہے اگرچہ یہ حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے مگر اسلامی معاشرے کے افراد اخوت بھائی چارے اور انسان دوستی کی بنیاد پر

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

ایسے لوگوں کی ضرورتوں کا خیال رکھتے ہیں اور انہیں اس قابل بننے میں مدد دیتے ہیں کہ وہ خود اپنی صلاحیتوں سے اپنے لئے زندگی کے حقوق حاصل کر سکیں۔

مندرجہ بالا جائزے سے یہ بات پوری طرح سے واضح ہو جاتی ہے کہ اسلامی معاشرہ ہر لحاظ سے مکمل معاشرہ ہے اور اگر اس کو صحیح معنوں میں اسلام کے اصولوں کی بنیاد اور قرآنی تعلیمات پر قائم کیا جائے تو اس میں کسی قسم کی بے چینی اور انتشار کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیوں کہ اسلام وہ دین ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی پہچان کرنے اور انسانیت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کا درس دیا جاتا ہے اور اس طرح قائم ہونے والا معاشرہ یقیناً دنیا کے تمام معاشروں سے بلند حیثیت رکھتا ہے۔

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی
(علامہ اقبال)

سوال ۷: اسلامی طرز زندگی کے رہنما اصول بیان کیجئے:

جواب: اسلامی طرز زندگی کے رہنما اصول:

دین اسلام ایک مکمل دین ہے جو کہ زندگی گزارنے کے ایسے اصول متعین کرتا ہے جو کہ نہ صرف فرد کی ذاتی زندگی کو بہتر بناتے ہیں بلکہ اجتماعی طور پر بھی ایک اچھا معاشرہ اور ایک اچھا نظام قائم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ ذاتی زندگی کو بہتر بنانے کے تمام اصول اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن مجید میں بیان کر دیئے گئے ہیں جن کا عملی نمونہ رسول اکرم ﷺ نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اسلامی طرز زندگی کے اصول فرد کی تکمیل کرتے ہیں اور انسان کو صحیح معنوں میں انسانیت کا درجہ عطا کرتے ہیں اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم قرآن مجید کا مطالعہ کریں اور اسلامی زندگی کے اصولوں کی پیروی کریں کیوں کہ جب ہر فرد قرآن کے مطابق عمل کرنا شروع کر دے گا تو عملی طور پر ایسا اسلامی معاشرہ وجود میں آئے گا۔ جس کی مثالیں ہمیں رسول اکرم ﷺ کے قائم کردہ معاشرے میں نظر آتی ہیں۔ ورنہ مسلمان ہوتے ہوئے بھی ہم اسلامی معاشرے کے قیام میں ناکام رہیں گے۔

خرد نے کہہ دیا لاالہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں
(علامہ اقبال)

اسلامی طرز زندگی کے رہنما اصول مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ توحید:

اسلامی طرز زندگی کا پہلا اصول "توحید" ہے۔ اس کا مطلب اللہ تعالیٰ کو تمام کائنات کا خالق انسانوں کا رازق اور پالنے والا تصور کرتا ہے اور اس بات پر ایمان رکھنا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اس کی اطاعت اور بندگی انسان کو وہ قوت عطا کر دیتی ہے کہ اسے کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی۔

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات
(علامہ اقبال)

۲۔ رسالت:

اسلامی طرزِ زندگی کا دوسرا اصول رسالت پر ایمان ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اللہ کا آخری نبی کی حیثیت سے تسلیم کرنا ہے اسکے علاوہ اس کا مقصد ان تمام نبیوں پر بھی ایمان لانا ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی بھلائی کے لئے بھیجے۔ رسالت کا عملی مفہوم یہ ہے کہ عبادت کا جو بھی طریقہ نبی کریم ﷺ نے بتایا ہے اس پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے۔

۳۔ عقیدہ آخرت:

عقیدہ آخرت سے مراد موت کے بعد کی زندگی پر ایمان لانا اور یہ تصور کرنا کہ یہ زندگی دراصل عملی امتحان ہے جس کا نتیجہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے پاس سے ملے گا اس لئے ایسے اعمال اختیار کئے جائیں کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہی پر شرمندہ نہ ہونا پڑے یہ عقیدہ فرد کی زندگی کو اسلام کے اصولوں پر مستحکم کرتا ہے۔

۴۔ ارکان اسلام:

اسلامی معاشرے میں شامل افراد کی عملی زندگی بہتر بنانے کے لئے اسلام کے چار بنیادی حصے ہیں جنھیں مجموعی طور پر "ارکان اسلام" کہا جاتا ہے جن کا اختیار کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے یہ چار بنیادی ارکان مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) نماز (۲) روزہ (۳) زکوٰۃ (۴) حج

(الف) نماز:

اسلام میں خالق حقیقی کے سامنے سر جھکانے کا عملی نمونہ نماز ہے۔ نماز بری باتوں اور بے حیائی کے کاموں سے روکتی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرنے کا ذریعہ بھی ہے اور اجتماعی اتحاد کا نمونہ بھی ہے جس کی وجہ سے کئی مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ پانچ وقت کی نماز کی ادائیگی روحانی قوت اور فکروں سے نجات عطا کرتی ہے۔

(ب) روزہ:

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے عطا کردہ رزق پر اس کا شکر ادا کرنے کا عملی مظاہرہ "روزہ" ہے اس سے نہ صرف اللہ کی عبادت کا حکم پورا ہوتا ہے بلکہ عقیدہ توحید کو بھی تقویت ملتی ہے اور جسمانی اعضاء کی برداشت کی قوت میں اضافہ ہوتا ہے اور کئی بیماریوں سے بھی نجات مل جاتی ہے روزہ تقویٰ کے حصول کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

(ج) زکوٰۃ:

اسلامی معاشرے میں مساوات اور دولت کی تقسیم کی عملی صورت زکوٰۃ ہے یہ وہ مالی مدد ہے جو ایک صاحب حیثیت مسلمان ضرورت مندوں کے لئے نکالتا ہے اس سے نہ صرف ضرورت مندوں کی امداد ہو جاتی ہے بلکہ صاحب حیثیت اور زکوٰۃ ادا کرنے والے شخص کا مال بھی پاک ہو جاتا ہے زکوٰۃ مسلمانوں کے معاشی مسائل کا بہترین حل ہے۔

بنا کر فقیروں کا ہم بھیس غالب
تماشائے اہل کرم دیکھتے ہیں
(مرزا غالب)

(د) حج:

حج اسلام کا اہم رکن ہے یہ ہر بالغ، عاقل اور حاجب توفیق مسلمان پر فرض ہے یہ ایک اجتماعی اور عالمگیر عبادت ہے دنیا بھر کے مسلمان سعودی عرب کے شہر مکہ میں خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے سال میں ایک مرتبہ جمع ہوتے ہیں یہ ایک طرح سے دنیا بھر کے مسلمانوں کے باہمی اتحاد کا مظہر ہے جو کہ دنیا کے مسلمانوں کی ایک کانفرنس قرار دیا جاسکتا ہے مذہبی طور پر اس کا مقصد گناہوں سے پاکی حاصل کرنا ہوتا ہے مگر اس کا حقیقی مقصد مسلمانوں کے اتحاد کی عملی قوت کا مظاہرہ ہے۔

دنیا کے بت کدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا
ہم اس کے پاسباں ہیں وہ پاسباں ہمارا
(علامہ اقبال)

۵۔ جہاد:

اسلام کی سربلندی اور حق کو روشنی کو دنیا میں پھیلانے اور ظلم و ستم کو ختم کرنے کا نام جہاد ہے۔ جہاد جان و مال روپے پیسے اور نفس کے خلاف بھی ہوتا ہے سب سے پہلے اپنی شخصیت کو حق کا تلاش کا مستحق بنانے کے لئے پاک کیا جاتا ہے اور پھر دوسروں کو اس کی تلقین تحریر اور تقریر سے کی جاتی ہے اور ضرورت پڑنے پر ظلم کے خلاف جنگ بھی کی جاتی ہے۔

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی
(علامہ اقبال)

۶۔ عدل وانصاف:

اسلامی طرز زندگی کے رہنما اصولوں میں عدل وانصاف کا خاص مقام حاصل ہے۔ زندگی کے ہر شعبے میں اسلام نے عدل وانصاف قائم رکھنے کی تلقین کی ہے اس کا پہلا درجہ سچ گوئی ہے کیوں کہ سچ بولنے والا معاشرے میں افراتفری اور تعصب پھیلانے کا باعث نہیں بنتا اور ایسے ہی لوگ حق کو تلاش کرتے ہیں۔ اور اس کی سربلندی کے لئے کوشش کرتے ہیں۔

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

سبق پھر پڑھ صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
لیا جائے گا کام تجھ سے دنیا کی امامت کا
(علامہ اقبال)

۷۔ مساوات :

اسلام میں مساوات کا درس زندگی میں اس بات کا تصور پیدا کرتا ہے کہ کسی کو رنگ، نسل اور دولت کی بنیاد پر کسی دوسرے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے اس کے لئے قانون اور معاشرتی حقوق ویسے ہی ہیں جیسے کہ کسی دوسرے کے لئے صرف برتری اچھے کاموں اور پرہیزگاری سے ملتی ہے اور جو مسلمان اس پر کاربند ہو جائے تو اس کے دل میں کسی قسم کا غرور پیدا نہیں ہوتا۔

۸۔ تقویٰ اور پرہیزگاری :

اسلام میں تقویٰ اور پرہیزگاری نیک کاموں کے ذریعے حاصل ہوتی ہے ہر مسلمان کو اپنے اعمال کا جواب اللہ کو دینا ہے اور کسی کی پرہیزگاری اور برتری اور پاکیزگی کا فیصلہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کر سکتی ہے اس لئے اچھے اعمال کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

۹۔ اخوت :

اخوت کے معنی بھائی چارے کے ہوتے ہیں یہ اسلامی معاشرے کی خصوصیت اور اسلامی طرز زندگی کا وہ اصول ہے جو آپس میں محبت، ہمدردی اور خلوص کی تلقین کرتا ہے اور مسلمانوں کو ایک برادری قرار دیتا ہے۔

اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں
تو ہندوستان کا ہر پیر و جواں بے تاب ہو جائے
(مولانا ظفر علی خان)

۱۰۔ رواداری :

انسان کا وہ طرز عمل جس میں وہ دوسروں کی غلطیوں کو نظر انداز کر دے رواداری کہلاتا ہے۔ یہ حسن اخلاق کا نام ہے کہ کسی پر اپنے نظریات زبردستی مسلط نہ کئے جائیں اور نہ ہی کوئی ایسی بات کی جائے جس سے دوسروں کی دل آزاری ہو۔ رواداری اخلاقیات کا اعلیٰ ترین معیار ہے جس کو اسلامی طرز زندگی میں مرکزی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

سوال ۸: اقتدار اعلیٰ کی تعریف کیجئے اور اسلامی اقتدار اعلیٰ کے تصورر کی وضاحت کیجئے۔

جواب: اقتدار اعلیٰ :

وہ اعلیٰ اور برتر قوت جسے کسی ریاست میں حاکمیت کا پورا اختیار حاصل ہوتا ہے اقتدار اعلیٰ کہلاتی ہے ہر ریاست کو اپنی ایک علیحدہ برتر قوت ہوتی ہے جو زوال پذیر نہیں ہوتی اور اس کے مطابق ریاست کا نظم ونسق چلایا جاتا ہے۔ اقتدار اعلیٰ قابل انتقال نہیں ہوتا اور ریاست کے تمام افراد اور ادارے اقتدار اعلیٰ کی ماتحتی میں کام کرتے ہیں۔

اسلامی تصور اقتدار اعلیٰ :

اسلام میں اقتدار اعلیٰ کا تصور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت سے وابستہ ہے اور یہ تصور کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس پوری کائنات پر اقتدار حاصل ہے اور کسی ریاست میں حکمران اپنے اقتدار کو اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھ کر استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے اسلامی معاشرے میں اقتدار اعلیٰ کا حق صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہوتا ہے۔

اسلامی اقتدار اعلیٰ کی خصوصیات :

اسلامی اقتدار اعلیٰ کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ اسلامی اقتدار اعلیٰ چوں کہ اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے اس لئے یہ ہمیشہ قائم رہنے والی حاکمیت ہے۔

۲۔ اسلامی اقتدار اعلیٰ کا حق اللہ تعالیٰ کو ہے اسے کسی کو منتقل نہیں کیا جاسکتا البتہ عوامی نمائندے محدود دائرے کار میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اختیارات کو امانت کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

۳۔ اسلامی اقتدار اعلیٰ کا حق اللہ تعالیٰ کو ہے اس لئے اس کے قوانین یکساں اور طے شدہ ہیں جن میں زمانے کے ساتھ کوئی تبدیلیاں نہیں ہوتیں۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اس پوری کائنات پر قائم ہے کیوں کہ وہ اس کائنات کا خالق ہے۔

۵۔ اسلامی اقتدار اعلیٰ میں اللہ تعالیٰ کی قوت واحد اور یکتا ہے اور دنیا کے سب حکمران اس کے سامنے جوابدہ ہیں۔

اسلامی اقتدار اعلیٰ اور قرآن مجید :

قرآن مجید اسلامی اقتدار اعلیٰ کی مکمل وضاحت کی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اقتدار اعلیٰ کا حق صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ اس کائنات کا خالق اور مالک ہے اور اسے اس کائنات کے پورے نظام پر مکمل دسترس ہے اس لئے انسانوں کے طرز عمل کو متعین کرنے میں بھی اسے ہی اختیار ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کے بارے میں ارشاد ہے۔

ترجمہ :

"اور جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین مین ہے سب اللہ ہی کا ہے اور سب کامون کا رجوع اور انجام اللہ ہی کی طرف ہے" (آل عمران 109)

USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

پاکستان کا دستور اور اقتدار اعلیٰ :

پاکستان چوں کہ ایک اسلامی مملکت ہے اس لئے پاکستان کی دستور سازی میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ اقتدار اعلیٰ کو صرف اللہ تعالیٰ سے وابستہ کیا جائے پاکستان کے تمام دساتیر میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ اقتدار اعلیٰ کا حق اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے اور عوامی نمائندے اپنے اختیارات کو اللہ تعالیٰ کی امانت کے طور پر استعمال کرنے کے پابند ہیں۔

اسلامی اقتدار اعلیٰ کی اہمیت :

اسلامی اقتدار اعلیٰ کو تصور ایک ایسا جامع اور متوازن تصور ہے جو ریاست کو مستحکم کرنے اور حکمرانوں کو بہترین طرز عمل کی طرف راغب کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اسلامی اقتدار اعلیٰ چوں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے وابستہ تصور ہے اس لئے اس سے اعلیٰ اور برتر کوئی اور تصور نہیں ہو سکتا۔ مغربی اقتدار اعلیٰ کا تصور یا تو عوام سے وابستہ ہوتا ہے یا پھر ایک فرد سے لیکن یہ دونوں تغیر پذیر ہیں۔ لہٰذا مغربی اقتدار اعلیٰ کا تصور دیرپا اور ہمیشہ قائم رہنے والا نہیں ہے جبکہ اقتدار اعلیٰ کا اسلامی تصور ایک ایسا جامع تصور جو حالات اور واقعات اور زمانے کی تبدیلیوں سے متاثر نہیں ہوتا بلکہ اس میں حاکیت کا حق حقیقی طور پر اس ذات سے وابستہ کیا جاتا ہے جو اس پوری کائنات کی خالق ہے اور جس کی مرضی کے بغیر کائنات کے کسی حصہ میں ایک معمولی سے عمل کا جاری رہنا بھی ممکن نہیں۔ اسلامی تصور اقتدار اعلیٰ نہ صرف عوام کو باشعور بناتا ہے بلکہ حکمرانوں پر بھی یہ واضح کر دیتا ہے کہ انہیں اختیارات اللہ تعالیٰ کی طرف سے امانت کے طور پر عطا ہوئے ہیں اس لئے انہیں ان اختیارات کے استعمال کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کو جواب دینا ہے اس لئے اسلامی حکومت میں حکمران عوامی فلاح و بہبود میں پوری طرح دلچسپی لیتے ہیں اور اپنے اختیارات سے کسی قسم کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کرتے کیوں کہ انہیں پتہ ہوتا ہے کہ انہیں ہر عمل کا جواب اللہ تعالیٰ کو دینا ہے۔

FOR MORE NOTES, MCQS, ONLINE QUIZZES

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

پاکستان کی نظریاتی اساس

نوٹ ۔ مندرجہ ذیل خالی جگہوں کو درست جوابات سے پر کیجئے۔

۱۔ قرآن مجید اسلام کی ابدی اساس ہے۔

۲۔ لفظ آئیڈیالوجی اصل میں ایک فرانسیسی لفظ ہے۔

۳۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔

۴۔ اسلامی نظام حیات کا بنیادی نکتہ توحید ہے۔

۵۔ معاشرہ عربی زبان کا لفظ ہے۔

۶۔ روزہ اسلام کا تیسرا ستون ہے۔

۷۔ مذہب اقوام عالم کے لئے ایک اتحادی قوت ہے

۸۔ نظریہ افراد کے افکار اور خیالات کا عکاس ہوتا ہے اور ان رہن سہن ان کی سوچ طرز فکر اور معاشرتی مراسم کو متعین کرتا ہے۔

۹۔ اسلام رنگ نسل، زبان اور ثقافت کی بنیاد پر ہر قسم کے امتیاز اور تفریق کی نفی کرتا ہے۔

۱۰۔ رواداری اور برداشت عظیم نیکیاں ہیں جو انسان کو مشکل اور دشواری سے بچاتی ہیں۔

۱۱۔ نظریہ پاکستان کی اساس اسلامی فکر و فلسفے سے پر ہے

۱۲۔ اسلام سب سے زیادہ جمہوری نظام ہے۔

۱۳۔ چیزوں کو ان کے درست مقام پر ترتیب دینا عدل کہلاتا ہے۔

۱۴۔ علامہ اقبال نے الہ آباد کے مقام پر 1930ء میں اپنے صدارتی خطبے میں نظریہ پاکستان کے بارے میں بیان دیا۔

۱۵۔ قائداعظم نے فرمایا کہ ہندومت اور اسلام دو مختلف معاشرتی نظام ہیں۔

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

۱۶۔ ایمان کی بنیاد اللہ کی توحید اور رسالت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے

۱۷۔ اخوت کے معنی بھائی چارہ کے ہیں۔

۱۸۔ کردار، عادت و اطوار کا مجموعہ ہے۔

۱۹۔ اسلامی نظریہ کے ذرائع قرآن مجید اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

For More Notes, Mcqs, Online Quizzes

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

پاکستان کی نظریاتی اساس

نوٹ ۔ مندرجہ ذیل میں سے ہر ایک کے لئے دیئے ہوئے ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کا انتخاب کیجئے؟

۱۔ _____ زندگی یا ثقافت کے بارے میں تصورات کی منظم اور باقاعدہ شکل ہے۔

۱۔ ◆ نظریہ ۲۔ مذہب

۳۔ ثقافت ۴۔ اقدار

۲۔ دوسرے معاشروں کے مقابلوں میں _____ معاشرہ بالکل منفرد اور یکتا ہے۔

۱۔ ہندو ۲۔ سکھ

۳۔ ◆ اسلامی ۴۔ یہودی

۳۔ اسلامی نظریہ افراد کے _____ پر اثر انداز ہوتا ہے۔

۱۔ ◆ ذہنوں ۲۔ عادتوں

۳۔ خیالات ۴۔ کردار

۴۔ رہنماؤں کے انتخاب میں بھی _____ ایک بصیرت پیدا کرتا ہے۔

۱۔ علم ۲۔ رحجان

۳۔ اتحاد ۴۔ ◆ نظریہ

۵۔ اخوت کے لفظی معنی _____ ہیں۔

۱۔ دوستی ۲۔ رشتہ داری

۳۔ ◆ بھائی چارہ ۴۔ محبت

۶۔ نظریہ خدمت اور _____ کے جذبات کو ابھارتا ہے۔

۱۔ وفاداری ۲۔ ◆ قربانی

۳۔ عزت ۴۔ عظمت

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

۷۔ جس معاشرہ میں ________ کو فوقیت دی جائے وہاں امن قائم رہتا ہے۔

۱۔ اخوت ۲۔ مذہب

۳۔ ◆ عدل ۴۔ قانون

۸۔ ________ کی بدولت ہی کوئی معاشرہ پر امن اور خوشحال ہو سکتا ہے۔

۱۔ مذہب ۲۔ قومیت

۳۔ ◆ عدل وانصاف ۴۔ ثقافت

۹۔ باہمی جھگڑوں سے بچنے کا بہترین ذریعہ ________ ہے۔

۱۔ قومیت ۲۔ شخصیت پرستی

۳۔ ◆ رواداری ۴۔ ثقافت پرستی

۱۰۔ پاکستان اسی روز وجود میں آ گیا تھا جس روز ہندوستان میں پہلا ________ تبدیل ہو کر مسلمان ہو گیا تھا۔

۱۔ انگریز ۲۔ ◆ ہندو

۳۔ سکھ ۴۔ غیر مسلم

۱۱۔ نظریہ ________ زبان کا لفظ ہے۔

۱۔ عربی ۲۔ انگریزی

۳۔ ◆ فرانسیسی ۴۔ جرمن

۱۲۔ قرآن پاک الہامی کتاب ہے جو رسول اکرم ﷺ پر تقریباً ________ برسوں میں نازل ہوئی۔

۱۔ 20 ۲۔ 22

۳۔ ◆ 23 ۴۔ 25

۱۳۔ اسلامی نظریہ کا سرچشمہ ________ سنت رسول ﷺ اور اسلامی تعلیمات کے مطابق رسوم و رواج ہیں۔

۱۔ ◆ قرآن مجید ۲۔ تاریخ اسلام

۳۔ روایات ۴۔ احادیث

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

۱۴۔ اسلامی معاشرے میں حکومت اور مجلس مقننہ کو __________ اختیارات حاصل نہیں ہوتے۔

ا۔ محدود
۲۔ ◆ لامحدود
۳۔ قانونی
۴۔ سماجی

۱۵۔ ____ کے لفظی معنی صحیح چیز کو صحیح جگہ پر رکھنے کے ہیں۔

ا۔ ◆ عدل
۲۔ مساوات
۳۔ اخوت
۴۔ رواداری

۱۶۔ زندگی کا کوئی بھی پہلو ______ کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔

ا۔ ثقافت
۲۔ مذہب
۳۔ مساوات
۴۔ ◆ عدل

۱۷۔ اسلام انسانوں کے درمیان ______ کا علم بردار ہے۔

ا۔ مذہبی ثقافت
۲۔ معاشرتی برتری
۳۔ ◆ مساوات
۴۔ اخوت

۱۸۔ اسلام میں فوقیت اور برتری کی بنیاد ______ پر ہے۔

ا۔ جمہوری سوچ
۲۔ رسوم کی پابندی
۳۔ ◆ تقویٰ
۴۔ قانون کا احترام

۱۹۔ علامہ اقبال نے اپنا صدارتی خطبہ الہ آباد میں سن __________ ء میں دیا۔

ا۔ 1920
۲۔ 1925
۳۔ ◆ 1930
۴۔ 1935

۲۰۔ کسی فرد کی عادات واطوار اور طرز زندگی کے مجموعہ کو عام طور سے اس کا __________ سمجھا جاتا ہے۔

ا۔ نظریہ
۲۔ اخلاق
۳۔ عقیدہ
۴۔ ◆ کردار

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

۲۱۔ کسی بھی شخص کی اپنے وطن سے محبت اور اس کے لئے قربانی کا اندرونی جذبہ اور خلوص __________ کہلاتا ہے۔

ا۔ قومیت ۲۔ قومی کردار

۳۔ ◆ حب الوطنی ۴۔ قومی مفاد

۲۲۔ __________ نے اسلامیہ کالج پشاور کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان کے لئے ہمارا مطالبہ صرف زمین کا ایک ٹکڑا حاصل کرنے کے لئے نہیں ہے۔

ا۔ علامہ اقبال ۲۔ ◆ قائداعظم محمد علی جناح

۳۔ مولانا ظفر علی خان ۴۔ سر سید احمد خان

۲۳۔ نظریہ پاکستان کی اساس __________ پر ہے۔

ا۔ انصاف ۲۔ ◆ اسلام

۳۔ اقدار ۴۔ بھائی چارہ

۲۴۔ __________ کا احساس، محبت و الفت، باہمی تعاون، بے لوث خدمت اور قربانی کے جذبات کو ابھارتا اور فروغ دیتا ہے۔

ا۔ انصاف ۲۔ مساوات

۳۔ تقویٰ ۴۔ ◆ بھائی چارے

۲۵۔ __________ کے معنی اپنے آپ کسی مقصد کے حصول کے لئے گہرے جذبے اور احساس فرض شناسی کے ساتھ مخصوص کر دینا ہیں۔

ا۔ حب الوطنی ۲۔ ◆ سپردگی

۳۔ اخوت ۴۔ مساوات

۲۶۔ __________ پر پکا اعتقاد ہی صحیح معنوں میں قومی مفاد کے لئے کردار تشکیل دیتا ہے۔

ا۔ بھائی چارہ ۲۔ انصاف

۳۔ ◆ قومی نظریہ ۴۔ حب الوطنی

۲۷۔ رسول اکرم ﷺ نے ایک ایسا __________ نظام قائم کیا تھا جس میں امیر و غریب میں کوئی امتیاز قائم نہیں تھا۔

ا۔ سیاسی ۲۔ معاشی

۳۔ سماجی ۴۔ ◆ سماجی و معاشی

۲۸۔ اسلام کے __________ نظام میں افراد کے بنیادی حقوق کو تحفظ کیا جاتا ہے۔

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

۱۔ فلسفیانہ	۲۔ اخلاق
۳۔ سیاسی	۴۔ ♦ عدالتی

FOR MORE NOTES, MCQS, ONLINE QUIZZES

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

پاکستان کی نظریاتی اساس

نوٹ ۔ اہم مختصر سوالات اور جوابات۔

سوال ۱: نظریہ کی تعریف کیجئے۔

جواب: عقائد، رسم ورواج، مقاصد اور عمل کا ایسا مجموعہ جو کسی معاشرے میں شامل تمام افراد کے لئے یکساں ہو اور تمام افراد میں اس کی جھلک دکھائی دیتی ہو نظریہ کہلاتا ہے۔ یہ زندگی اور تصورات کی ایک باقاعدہ شکل ہوتی ہے۔

سوال ۲: کسی نظریہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: کسی نظریہ کی تشکیل کے دو ذرائع مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ کوئی نظریہ کسی معاشرے میں موجود اعلی اور موثر ذہنوں کے تصورات کی وجہ سے تشکیل پاتا ہے۔

۲۔ الہامی رہنمائی کی بدولت بھی کسی معاشرے میں نظریہ کی تشکیل ممکن ہوتی ہے۔

سوال ۳: اسلامی نظریہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: وہ نظریہ جو اسلام کی تعلیمات قرآن و سنت کی بیان کردہ تعلیمات اور اسلامی طرز زندگی اور ثقافت کی پوری طرح عکاسی کرتا ہے اسلامی نظریہ کہلاتا ہے۔

سوال ۴: اسلامی نظریہ کے بنیادی ماخذ کے نام لکھئے اور ان کو بیان کیجئے۔

جواب: اسلامی نظریہ کے بنیادی ماخذ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) قرآن مجید (۲) سنت رسول ﷺ (۳) رسوم ورواج

۱۔ قرآن مجید

قرآن مجید اسلامی نظریہ کی بنیاد ہے یہ اللہ کی ہدایت کی کتاب جس میں معاشرتی زندگی کے تمام اصول بیان کر دیئے گئے ہیں اور ان اصولوں کے مطابق افراد کی سوچ کی تشکیل کی جاتی ہے۔

۲۔ سنت رسول ﷺ

رسول اکرم ﷺ کے اقوال اور افعال کو سنت رسول ﷺ کہا جاتا ہے اور اس سے نظریاتی سوچ کو متعین کرنے مین مدد ملتی ہے کیوں کہ رسول اکرم ﷺ کی زندگی قرآن کا عملی نمونہ تھی۔

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

۳۔ رسوم و رواج:

اسلامی نظریہ کے ماخذ وہ رسوم و رواج بھی ہیں جنہیں اسلامی طرز زندگی کے رہنما اصولوں کے مطابق مرتب کیا جاتا ہے البتہ جغرافیائی اور علاقائی طور پر ان رسوم و رواج کو بھی ترقی دی جاتی ہے جو اسلامی اصولوں کے منافی نہ ہوں۔

سوال۵: نظریہ کی اہمیت پر چار جملے تحریر کیجئے۔

جواب: نظریہ کی اہمیت کو درج ذیل نکات سے واضح کیا جاسکتا ہے

۱۔ نظریہ افراد کے افکار اور خیالات کا عکاس ہوتا ہے اور ان کے رہن سہن ان کی سوچ طرز فکر اور معاشتی مراسم کو متعین کرتا ہے۔

۲۔ یہ لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرتا ہے اور قومی اتحاد کر سرچشمہ بنتا ہے۔

۳۔ نظریہ افراد کی تمام حرکات و سکنات کے لئے ایک قوت متحرکہ ہوتا ہے۔

۴۔ نظریہ رہنماؤں کے انتخاب میں بھی ایک بصیرت پیدا کر دیتا ہے۔

۵۔ نظریہ سے آزادی، ثقافت اور رسوم و رواج کو برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے۔

سوال۶: نظریہ کے چار بنیادی ارکان مندرجہ ذیل ہیں۔

جواب: نظریہ کے چار بنیادی ارکان مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) مشترکہ مذہب (۲) مشترکہ ثقافت

(۳) مشترکہ مقصد (۴) پرخلوص وابستگی

۱۔ مشترکہ مذہب

مشترکہ مذہب نظریہ کا بنیادی رکن ہوتا ہے کیوں کہ مشترکہ مذہب ہی نظریہ کی تشکیل کرتا ہے۔

۲۔ مشترکہ ثقافت

نظریہ میں مشترکہ ثقافت کی بنیاد پر ایک جیسے طرز زندگی کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔

۳۔ مشترکہ مقصد

نظریہ کا اہم رکن مشترکہ مقصد ہے کیوں کہ یہ مشترکہ مقصد نظریہ کے مطابق لوگوں کو متحد کرتا ہے۔

۴۔ پرخلوص وابستگی

کسی اعلیٰ مقصد کے لئے افراد کی پرخلوص وابستگی اور عہد و پیمان سے نظریہ کو تحریک حاصل ہوتی ہے۔

سوال۷: نظریہ پاکستان کی اساس تحریر کیجئے۔

جواب: نظریہ پاکستان کی اساس مندرجہ ذیل باتوں پر رکھی گئی ہے۔

(۱) عقیدہ ایمان (۲) معاشرتی معاملات

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

۱۔ عقیدہ ایمان

نظریہ پاکستان کی بنیاد توحید، رسالت، ملائکہ پر ایمان، سابقہ انبیاء پر ایمان، سابقہ آسمانی کتابوں پر ایمان اور آخرت پر ایمان پر رکھی گئی یہ تمام اسلام کے بنیادی عقائد ہیں جنہوں نے نظریہ پاکستان کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔

۲۔ معاشرتی معاملات

نظریہ پاکستان کی بنیاد ان تمام معاشرتی معاملات پر رکھی گئی ہے جنہیں اسلام نے پہلے سے طے کر دیا ہے ان معاشرتی معاملات میں عدل و انصاف، مساوات، بھائی چارہ رواداری اور حسن سلوک وغیرہ شامل ہیں۔

سوال ۸: اسلام میں جمہوریت کے اصولوں کو مختصر طور پر بیان کیجئے؟

(۱)	عدل و انصاف	(۲)	مساوات
(۳)	اخوت	(۴)	رواداری

۱۔ عدل و انصاف

اسلام میں جمہوریت کا پہلا اصول عدل و انصاف ہے عدل کے معنی ہر صحیح چیز کو اس کی صحیح جگہ پر رکھنا اور انصاف کے معنی تمام معاملات میں صحیح فیصلہ کرنا ہے یہ جمہوریت کا بنیادی اصول ہے۔

۲۔ مساوات

اسلام میں جمہوریت کا دوسرا اصول مساوات ہے یعنی اسلام رنگ، نسل، زبان، عقیدہ، ثقافت، امیری اور غریبی کی بنیاد پر ہر قسم کے امتیازات کی نفی کرتا ہے۔

۳۔ اخوت

اسلام میں جمہوریت کا تیسرا اصول اخوت ہے اخوت کے معنی بھائی چارہ ہیں یعنی اسلامی معاشرے سے وابستہ تمام لوگ ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں اور مشکل میں ایک دوسرے کے کام آتے ہیں۔

۴۔ رواداری

اسلام میں جمہوریت کا چوتھا اصول رواداری ہے جس کا مطلب دوسروں کی غلطیوں کو نظر انداز کر کے قوت برداشت سے کام لینا ہے یہ صفت معاشرے میں افراد کو منظم کرتی ہے۔

سوال ۹: نظریہ پاکستان سے کیا مراد ہے؟

جواب: وہ عقیدہ اور نصب العین جو پاکستان کے قیام کی تحریک کا باعث بنا نظریہ پاکستان کہلاتا ہے۔ نظریہ پاکستان کے لئے مسلمانوں کا عقیدہ مذہب اسلام تھا اور نصب العین کا تعلق دو قومی نظریہ کے مطابق جنوبی ایشیاء میں ایک اسلامی ریاست کی تشکیل تھا۔

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

سوال ۱۰: اسلامی معاشرہ کی چار خصوصیات تحریر کیجئے؟

جواب: اسلامی معاشرہ کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ اسلامی معاشرے میں تمام عقائد اور رسم و رواج اسلام کے مطابق ہوتے ہیں۔

۲۔ اسلامی معاشرے میں انفرادی اور اجتماعی طور پر عدل و انصاف کو پورا خیال رکھا جاتا ہے۔

۳۔ اسلامی معاشرے افراد کو بنیادی حقوق کا تحفظ دیا جاتا ہے۔

۴۔ اسلامی معاشرے میں اخوت اور بھائی چارے کو فروغ دیا جاتا ہے۔

۵۔ اسلامی معاشرے میں افراد اور حکومت اللہ تعالیٰ کی حاکمیت پر یقین رکھتے ہیں۔

۶۔ اسلامی معاشرے میں ہر ایک کو یکساں قانونی حقوق حاصل ہوتے ہیں۔

سوال ۱۱: اسلام میں حاکمیت اعلیٰ سے کیا مراد ہے؟ چار جملوں میں تحریر کیجئے۔

جواب: اسلام میں حاکمیت اعلیٰ کا تصور اس طرح واضح کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ حاکمیت کا حق حقیقت میں صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔

۲۔ تمام بادشاہوں کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے وہ جسے چاہتا ہے حکمرانی دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے واپس لے لیتا ہے۔

۳۔ اسلام کے نقطہ نظر سے اللہ تعالیٰ نے کائنات کو پیدا کیا اور انسان کو دنیا میں اپنا خلیفہ یا نائب بنا کر بھیجا۔

۴۔ کسی ریاست میں افراد کو جو اختیارات حاصل ہوتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی امانت ہوتے ہیں کیوں کہ طاقت کا اصل سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ہستی ہے۔

سوال ۱۲: اسلامی طرز زندگی کے کوئی رہنما اصول تحریر کیجئے؟

جواب: اسلامی طرز زندگی کے چار رہنما اصول مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ پہلا اصول اللہ تعالیٰ پر ایمان پختہ کرنا اور یہ ماننا کہ اللہ کو ہر طرح کا اختیار حاصل ہے۔

۲۔ رسول اکرم ﷺ کو آخری نبی کی حیثیت سے تسلیم کرنا اور تمام نبیوں پر ایمان لانا۔

۳۔ نماز کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار کرنا تاکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اس کا شکر ادا کیا جائے اور اپنی بندگی کا اظہار کیا جائے۔

۴۔ شخصی وقار اور روحانیت کے حصول کے لئے روزہ رکھنا، زکوۃ دینا اور عدل و انصاف قائم کرنا۔

سوال ۱۳: نماز کے کوئی چار فوائد تحریر کیجئے۔

جواب: نماز کے چار فوائد مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے۔

۲۔ نماز دین کا ستون اور مومن کی معراج ہے۔

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

۳۔ نماز اسلامی اتحاد کے فروغ کا ذریعہ ہے۔

۴۔ نماز مسلمانوں کو اپنے سماجی اور معاشی مسائل نمٹانے میں مدد ملتی ہے۔

سوال ۱۴: زکوٰۃ کی کوئی چار خصوصیات تحریر کیجیے؟

جواب: زکوٰۃ کی اہمیت اور خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ زکوٰۃ کی ادائیگی مسلمانوں میں مال و دولت کی ہوس کو ختم کرتی ہے۔

۲۔ زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔

۳۔ زکوٰۃ سے معاشرے میں مستحق لوگوں کی امداد ہو جاتی ہے۔

۴۔ زکوٰۃ سے خود غرضی اور بخل کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

سوال ۱۵: حج کی اہمیت پر چار جملے تحریر کیجیے؟

جواب: حج کی اہمیت مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ حج اسلام کا اہم رکن ہے جو ہر صاحب حیثیت مسلمان پر فرض ہے۔

۲۔ حج مسلمانوں کے بین الاقوامی اتحاد کا مظہر ہے۔

۳۔ حج دنیائے اسلام کے مسلمانوں میں محبت اور اخوت پیدا کرتا ہے۔

۴۔ حج میں تمام عبادات کی روح شامل ہے۔

سوال ۱۶: روز آخرت اللہ کے سامنے جواب دہی کے تصور کی اہمیت تین جملوں میں تحریر کیجیے؟

جواب: روز آخرت اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہی کے تصور کی اہمیت مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ یہ تصور انسانوں میں اللہ تعالیٰ کو خوف پیدا کرتا ہے۔

۲۔ اس تصور کی وجہ سے انسان نیک اعمال کی طرف راغب ہوتا ہے

۳۔ اس تصور کی وجہ سے یہ خیال ہر وقت پیش نظر رہتا ہے کہ انسان کا آخرت میں محاسبہ کیا جائے گا۔

۴۔ یہ تصور انسان کو جرائم اور گناہ سے بچنے میں مدد دیتا ہے۔

سوال ۱۷: عقیدہ توحید کی اہمیت پر تین جملے تحریر کیجیے؟

جواب: عقیدہ توحید کی اہمیت مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ یہ عقیدہ انسانوں کو خدا کی عبادت کی طرف مائل کرتا ہے۔

۲۔ اس عقیدہ کی وجہ سے انسان کو ایمان کی پختگی حاصل ہوتی ہے۔

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

۳۔ عقیدہ توحید انسانوں کو معاشرے میں نیک اعمال اختیار کرنے میں مدد دیتا ہے۔

۴۔ عقیدہ توحید کی وجہ سے انسان میں بے خوفی اور بہادری پیدا ہوتی ہے۔

سوال ۱۸: جہاد پر تین جملے تحریر کیجئے؟

جواب: جہاد کی اہمیت مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ جہاد انسان میں اعلیٰ شخصی اوصاف پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔

۲۔ جہاد کا جذبہ انسان کو بے خوف اور نڈر بناتا ہے۔

۳۔ جہاد دنیا میں ظلم و ستم کے خاتمہ کے لئے کیا جاتا ہے۔

۴۔ جہاد شیطانی اور طاغوتی قوتوں کے خلاف آواز بلند کرنے کا نام ہے۔

سوال ۱۹: نظریئے کی روشنی میں قومی کردار کی تشکیل چار جملوں میں بیان کیجئے؟

جواب: نظریئے کی روشنی میں قومی کردار کی تشکیل کو اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ نظریہ پر پختہ یقین قومی کردار کو ایک خاص انداز میں ڈھال دیتا ہے اور اس طرح کسی شخص کے افعال اور اعمال میں قومی مفاد ہمیشہ رہتا ہے

۲۔ نظریہ سے وابستگی فرض شناسی کا احساس پیدا کرتی ہے جس سے اعلیٰ کردار اور اخلاق اوصاف پیدا ہوتے ہیں۔

۳۔ نظریہ سے وابستہ ہونے پر ہر شخص کی زندگی میں مقصدیت پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ ایمانداری اور دیانت داری کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔

۴۔ نظریہ کسی قوم کے افراد میں حب الوطنی کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔

سوال ۲۰: نظریہ پاکستان کے بارے میں علامہ اقبال کے دو ارشادات تحریر کیجئے؟

جواب: علامہ اقبال نے اپنے صدارتی خطبہ الہٰ آباد 1930ء میں نظریہ پاکستان کی وضاحت کی۔ نظریہ پاکستان کے بارے میں علامہ اقبال کے ارشادات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ہندوستان ایک ملک نہیں بلکہ ایک برصغیر ہے، جہاں مختلف مذاہب کے ماننے والے اور مختلف زبانیں بولنے والے لوگ آباد ہیں۔ مسلمان قوم کا اپنا جداگانہ مذہب اور تہذیب شناخت ہے۔ تمام مذہب اقوام کو مسلمانوں کو مسلمانوں کے دینی اصولوں اور ثقافتی اور معاشرتی اقدار کا احترام کرنا چاہئے۔

۲۔ مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ پنجاب، شمال مغربی سرحدی صوبہ، سندھ اور بلوچستان ضم ہو کر ایک ریاست بنائیں گے۔ مضبوط اور مربوط شمال مغربی مسلم ریاست کا قیام کم از کم شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کی آخری منزل ہے۔

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

سوال ۱۲: نظریہ پاکستان کے بارے میں قائداعظم کے دو ارشادات تحریر کیجئے؟

جواب: قائداعظم محمد علی جناح نے کئی مواقع پر نظریہ پاکستان کی وضاحت کی۔ نظریہ پاکستان پر قائداعظم کے دو ارشادات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ہندوستان کبھی بھی ایک ملک یا ایک قوم نہیں رہا۔ برصغیر کا معاملہ بین الاقوامی ہے۔ تہذیب، ثقافت معیشت اور معاشرتی اقدار کے اختلافات نظریاتی نوعیت کے ہیں۔

۲۔ پاکستان اسی روز وجود میں آگیا تھا جس روز ہندوستان میں پہلا غیر مسلم تبدیل ہو کر مسلمان ہو گیا تھا۔

FOR MORE NOTES, MCQS, ONLINE QUIZZES

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM

All Classes Chapter Wise Notes

Punjab Boards | Sindh Boards | KPK Boards | Balochistan Boards

AJK Boards | Federal Boards

تمام کلاسز کے نوٹس، سابقہ پیپرز، گیس پیپرز، معروضی انشائیہ حل شدہ مشقیں وغیرہ اب آن لائن حاصل کریں

پنجاب بورڈز، فیڈرل بورڈز، سندھ بورڈز، بلوچستان بورڈز، خیبر پختونخواہ بورڈز، آزاد کشمیر بورڈز کے نوٹس فری ڈاون لوڈ کریں۔

9th Class
Notes | Past Papers

10th Class
Notes | Past Papers

WWW.EASYMCQS.COM

WWW.EASYMCQS.COM

11th Class
Notes | Past Papers

12th Class
Notes | Past Papers

کسی بھی کلاس کے مکمل فوٹو کاپی پرنٹ نوٹس، سابقہ پیپرز
گھر بیٹھے حاصل کرنے کے لیے کال یا واٹس اپ کریں

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM